قارئین کے خطوط

افکار و تاثرات

حالیہ بحران اور مارِ آستین قادیانیت | الحق کے شمارۂ رمضان میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ لائقِ تحسین و ستائش جرأتِ اظہار کا وہ جذبہ بے پناہ ہے جو "نقشِ آغاز" کے پہلے موضوع کے مباحث میں خوب خوب نمایاں ہوا ہے اور جس کے ذریعہ آپ نے قوم کو اس خائن و بدسرشت گروہ کے نمائیندہ عوامل کیطرف سے متنبہ فرمایا ہے۔ اس خصوص میں پروفیسر شاہد تسنیم کے تحقیقی مطالعات کا نقشِ اول بھی ایک اہم مساعی۔ قبلۂ امم! واقعہ یہ ہے کہ ملک کے اقتدارِ اعلیٰ کی مشینری پر اس بدنہاد گروہ کا قبضہ و تسلط نہایت درجہ وسیع و عریض اور دور رس ہے۔ جس کے پیشِ نظر فی نفسہٖ یہ اقدامات ناکافی بھی محسوس ہوتے ہیں۔ یعنی یہ کہ کسی ایک شعبۂ حکومت پر اس کی گرفت کو محدود سمجھ کر اس پر ابنائے وطن کی توجہ مبذول کرائی جائے یا تاریخی تحقیق اور تحقیقِ مزید کی رو سے مسیلمۂ عصر کی باطل پرست کارگزاریوں کی یاد دہانی کو ایک مسلسل عمل کی شکل دی جائے۔ ضرورت کم از کم اس امر کی ہے۔ کہ حالیہ المناک ترین بحران اور سنگین ترین اسلیے میں اس گروہ کے کارفرما رول سے الحق کے وسیع حلقۂ اثر کے ذریعے عامۃ المسلمین کو براہِ راست اور زیادہ سے زیادہ واقف کرایا جائے۔ اس رول کو پہلے سے بھانپ کر اس کو پوری طرح ایکسپوز کیا جانا چاہیے تھا۔ مگر اب بھی دیر نہیں ہوئی اور بلا تاخیر اس کی انتہائی تباہ کن کارگزاریوں اور مہلک قوم منصوبہ بندیوں سے اہلِ ملت کو متنبہ کرنے کا وقت گزر نہیں گیا۔ آسمانوں پر پھیلا ہوا سبز ہلالی پرچم دو ٹکڑے ہو چکا ہے۔ مگر جسدِ ملت کا جو ٹکڑا ابھی گرگِ اجل کے ہاتھوں سے محفوظ و مامون ہے۔ اب اس کے پارہ پارہ کرنے کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی ہیں۔ آپ اس لئے ملت کو اس مقتدر و مسلط خطرے سے واشگاف لفظوں میں آگاہ کیجئے نیز صاف صاف بتائیے کہ "ترقی پسند" اور "نمائیندۂ عوام" خوشنما چہروں کو ساتھ ملا کر ان کی آڑ میں نبی کاذب کے دشمنِ دین و ایمان پیرو اب تباہ کاری کا کون سا بدانجام خونی ڈراما کھیلنے والے ہیں۔ تخریب و انتشار طوائف الملوکی اور خانہ جنگی کے تین ارتقائی مدارج سے گزار کر بچی کھچی قوم اور اس کے زخم خوردہ محافظوں کو ضعف و بے چارگی کے اس نقطۂ عروج پر پہنچایا جانے والا ہے۔ جہاں یہ لاوا خود بخود بیرونی دشمن کو دعوتِ تاخت دے گا اور پھر یہ ساری اندرونی و بیرونی کشاکش اس جاں بلب مریض کی آخری ہچکی کا سامان کر دے گی۔ عاجز کا وجدان کہتا ہے۔

کہ اس پورے سلسلۂ عمل کے رونما ہونے میں بمشکل چند ماہ کا عرصہ لگے گا۔ الا اس کے کہ اعلائے کلمۃ الحق کے آپ سے جسور و بے باک داعی اٹھ کھڑے ہوں کہ اس عظیم فتنہ کو خواب گراں سے جھنجھوڑ کر اس کی سربراہی کے فیصلے سے باز آنے پر مجبور کریں۔ کچھ عجب نہیں جو مسلمانوں کی میراث صادق کے غاصب ہی کاذب کے مبلغین بعجلت یا مختصر وقفے سے "عوامی تائید" اور "ترقی پسند" پھریرا کی اوٹ سے نکل آئیں اور آستین فتنہ میں دزدانہ گھس بیٹھنے والے ان سانپوں کو قوم نقاب برافگندہ دیکھ لے لیکن ظاہر ہے کہ قومی زندگی کا وہ ایک خواب آشام لمحہ ہوگا۔ اور اس سے پہلے پہلے ہی ان کے منہ پر سے نقاب نوچ پھینکنی چاہئے۔

دوسری چیز جس پر اپنے حقیر معروضات آپ کے ملاحظہ میں گذارنے ضروری سمجھتا ہوں یہ ہے۔ کہ اسی حزب الشیطان کے نیاز مند ایک چھوٹے لیکن نقصان رساں گروہ کے بارے میں ایک مقام پر اغلباً بوجہ عدم واقفیت خوش عقیدگی کا اظہار ہوگیا ہے۔ محترم جناب اختر راہی صاحب نے نام نہاد امام "دین دار انجمن" کی کتاب "الہامی پیشین گوئیاں" پر تبصرے میں اس ادارے اس کے بانی اور پاکستان میں اس کی تنظیم کے تئیں حسن ظن کا اظہار فرمایا ہے۔ حقیقت حال مختصر لفظوں میں یوں ہے کہ صدیق دین دار چن بسویشور۔ شیخ بھی دین حق کا ایک داعی کاذب اور رئیس قادیان کی جعلی نبوت کا امتی گذرا ہے۔ اس نے جنوبی ہند کے پسماندہ ہندو قبائل کے نظریہ ظہور چن بسویشور کو ایکسپلائٹ کر کے ہندو ہمارا نبی واعی السلام کا نیز بیک وقت مسلمانوں میں اپنی پوزیشن کی حفاظت اور وسیع اثرات کے مد نظر "مبلغ اسلام" اور دین دار" کا روپ دھارا۔ ہندوؤں کو کثیر تعداد میں اپنے خود ساختہ مسلک پر لانے کی خاطر اس نے دین حقہ میں تحریف کا ارتکاب کیا اور دوسری طرف مسلمان جہلا میں اپنی مقبولیت بڑھانے کے لئے ہندوانی رسوم و رواجات کی اشاعت کی۔ اس کا مذہب ایک نامعقول امتزاج سے عبارت تھا اور مسلمانان دکن کے سارے مذہبی و مسلکی گروہوں کے ارباب اختیار نے متفق علیہ طور پر اس کی تکذیب و تکفیر کی۔

اس خصوص میں ایک مختصر تحریر الگ سے حاضر خدمت کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز

استاذ الاساتذہ مولانا رسول خان علیہ رحمۃ پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کا مقالہ گرامی نہایت پرمغز اور معلومات آفریں ہے۔ حضرت علامہ کا نقش جمیل آنکھوں میں پھر گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے افادات عالیہ میں سے کامیاب و بامراد زندگی کے بے نظیر اور نہایت درجہ دلکش و موثر ارشادات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس روشن رہبری و رہنمائی کے لئے حضرت کا سایۂ اقدس ہم نئے پر معاصی ارادت مندوں پر دائم و قائم رکھے۔ آمین۔

(عزیز احمد کراچی)